

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النحل: ٤٣)

اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو

مفتی اعظم مملکتہ سعودیہ عربیہ
سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا

خصوصی

فتویٰ اور حقائق



ترتیب و تالیف : شیخ البوعائش

تبلیغی جماعت کی مُتَبَرِّک کتاب فضائلِ اعمال کے خرافات و بدعات
اور تصوّف و وَحْدَتُ الْوُجُود اور اُنکے شُرکیہ عقائد کی نشاندہی

مفتی اعظم مملکتہ سعودیہ عربیہ

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ

کا خصوصی

فتویٰ

اور حقائق

ترتیب و تالیف : شیخ ابو عاصمہ

ناشر : دار التوحید

پی۔ او۔ بکس نمبر ۱۱۴۹۴۷، دہلی، یو۔ اے۔ ای فیکس نمبر: ۰۰۹۷۱۴۳۵۱۸۲۷

E.mail: aetbxb@eim.ae

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وبعد:

دین کی دعوت حسب استطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ فریضہ انہی بنیادوں پر انجام دینا چاہیے جو نبی کریم ﷺ نے قائم فرمائے ہیں۔ کتاب و سنت میں بتائی گئی ہدایات کو نظر انداز کر کے دین کی دعوت کا کام کرنا قطعاً مفید نہیں ہے۔ ملک کے ہر شہر، گاؤں اور محلہ محلہ تبلیغی جماعت کے نام سے جو افراد گھوم رہے ہیں وہ لوگوں کو نماز پڑھنے کے لئے مساجد میں جمع ۸ تو کر لیتے ہیں مگر دین کی بنیادی باتوں سے ناواقفیت کی وجہ سے اصل دعوت کے کام سے دور ہیں۔ تعلیم کے نام پر جس کتاب (فضائل اعمال) کا درس دیا جاتا ہے اس میں دین کے بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ توحید کے خلاف بے شمار باتیں موجود ہیں۔ اس لئے ایسی دعوت جس میں عقیدہ توحید اور اتباع سنت جیسی بنیادی اور اہم باتوں کا فقدان ہو وہ کبھی بھی راہ راست کی طرف نہیں لے جاسکتی۔ اس لیے تبلیغی جماعت سے وابستہ افراد میں عقیدے کی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

زیر نظر کتاب فضائل اعمال میں موجود ایسی کئی باتوں کی نشان دہی کی گئی ہے جو عقیدہ توحید کے خلاف ہیں اور کتاب و سنت کے سراسر منافی ہیں۔ تبلیغی جماعت کے افراد شخصیت پرستی کے دائرے سے باہر نکل کر سنجیدگی سے کتاب و سنت کی روشنی میں اپنے عقائد کی اصلاح فرمائیں تو یقیناً دین کی بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین اس کتاب کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح فرما دے اور انہیں ہر طرح کے شرک و بدعات سے محفوظ رکھے۔ آمین!

شیخ ابو عبد الرحمن (یو۔ اے۔ ای)

سماتہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے مختصر حالات زندگی

آپ کا پورا نام ابو عبداللہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن محمد بن عبدالنور آل باز ہے۔ آپ ریاض میں ۱۲۸۲ھ ارذی الحجۃ ۱۳۳۰ھ کو پیدا ہوئے۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم المرتبت شخصیت عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، مملکت سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم دارالافتاء کے رئیس اور بے شمار اسلامی اداروں کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ ۱۳۹۰ھ میں آپ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا رئیس بنادیا گیا۔ عصر حاضر میں شیخ ابن باز سے اسلام کو کافی فائدہ پہنچا ہے، پوری دنیا میں ان کے مبعوث کردہ مبلغین اسلام کی شمع کو دنیا بھر میں روشن کیے ہوئے ہیں۔ اپنے تمام علمی اور ادارتی مناصب کے ساتھ ساتھ انہوں نے بے شمار مسائل پر قرآن و سنت کی روشنی میں فتوے دیے ہیں۔ ان فتوؤں میں انہوں نے ہمیشہ محدثین کے مسلک کو پیش نظر رکھا اور ہمیشہ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ سے استدلال کیا ہے۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کے مسائل میں بھرپور دلچسپی لی اور انہیں حل کیا۔ آپ اپنی زندگی میں غلط افکار و نظریات اور عقائد کے متعلق پوچھے گئے سوالات کے متعلق قرآن و سنت کی روشنی میں فتویٰ دیا۔ انہیں میں سے آپ کا ایک فتویٰ یہ بھی ہے کہ جو آپ نے ایک سائل کے جواب میں ۱۴۱۶ھ میں دیا۔ شیخ کی زندگی انتہائی مصروف کار اور ان کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کے دین کو پھیلانے کے لیے وقف تھا۔ اسلام سے متعلق تقریباً تمام موضوعات پر شیخ کی تصانیف موجود ہیں۔

انہوں نے ایک دفعہ کہا: ”میں نے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ (خادم الحرمين الشريفین کے والد گرامی) کے دور سے لکھنا شروع کیا، اللہ کی قسم! میں نے آج تک جو بھی لفظ لکھا یا لکھوایا وہ صرف اللہ کی رضا کے لیے تھا۔“ شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی کتابوں کو انتہائی پذیرائی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سماتہ الشیخ کی ان محنتوں اور کوششوں کو قبول فرما کر بلندی درجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

فتویٰ ۱

سوال: ہم تبلیغی جماعت کے بارے میں اور ان کی دینی دعوت کو اکثر سنتے رہتے ہیں۔ میرا سوال جناب شیخ محترم سے یہ ہے کہ اس جماعت میں میری شرکت جائز ہے یا نہیں؟
مجھے امید ہے کہ آپ مجھے میری خیر خواہی کے مد نظر بہتر مشورہ دیں گے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑے اجر سے نوازے۔

جواب: الحمد لله وحده والصلاة والسلام على رسولہ والہ وصحبہ وبعد۔ ہر شخص جو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دیتا ہے وہ مبلغ ہے۔ نبی ﷺ کی حدیث ہے:
”مجھ سے جو کچھ سنو اس کو دوسروں تک پہنچا دو اگرچہ وہ ایک بات ہی ہو۔“

لیکن ہندوستانی تبلیغی جماعت جو معروف ہے تو اس جماعت کی دعوت میں خرافات بہت ہیں اور اس کے علاوہ ان کی دعوت بعض بدعات و شرکیہ باتوں پر مشتمل ہے۔ لہذا اس جماعت کے ساتھ نکلنا جائز نہیں۔ البتہ وہ شخص جس کے پاس علم ہے اگر وہ اس جماعت کے ساتھ نکلتا ہے تاکہ ان کو بدعت اور شرکیہ باتوں سے روکے تو اس کا نکلنا جائز ہے۔ لیکن اگر وہ اس جماعت کے ساتھ مکمل متفق ہو کر نکلتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔ اور اگر ”بستی نظام الدین اولیاء“ ہندوستان کی اس تبلیغی جماعت کے علاوہ کوئی اور تبلیغی جماعت ہو جس کے پاس علم و بصیرت ہو اور وہ صحیح دین کی تبلیغ کے لیے نکلتی ہو تو ایسی جماعت کے ساتھ نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔

تبلیغی جماعت کی تعلیمات و دعوت

تبلیغی جماعت کی تعلیمات و دعوت دو کتابوں پر منحصر ہے۔

جلد اول فضائل اعمال جلد دوم فضائل صدقات۔

جلد اول کے ابواب: (1) حکایت صحابہ (2) فضائل نماز (3) فضائل ذکر

(4) فضائل رمضان (5) فضائل قرآن مجید (6) فضائل درود شریف وغیرہ۔

جلد دوم کے ابواب: (1) فضائل صدقات (2) فضائل حج

ان دونوں کتابوں کے لکھنے والے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی

ہیں۔ ان کی پیدائش کاندھلہ مظفرنگر میں ۱۳۱۵ھ کو ہوئی، یہ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا محمد

الیاس (حضرت جی) کے داماد اور بھتیجے ہیں۔ ان کی لکھی کی ہوئی ۱۱۲۰ کتابیں ہیں جس میں سب

سے پہلی کتاب تاریخ مشائخ بشت ہے اور تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس کے بار بار اصرار

پر پیارے داماد نے چلت پھرت والی جماعت کے لئے دو کتابیں لکھیں فضائل اعمال اور فضائل

صدقات، دونوں کتابیں تبلیغی جماعت کی تعلیمات کے لئے پوری دنیا میں پھیلا دی گئی ہیں۔ تبلیغی

جماعت والے بڑے فخر سے یہ بات کہتے ہیں کہ یہ کتاب قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ

پڑھی جانے والی کتاب ہے، مساجد میں فجر و عصر اور عشاء کی نماز کے بعد اس کتاب کی تعلیم ہوتی

ہے۔ تین دن، چلے کی جماعت ہو یا چار مہینے، صبح و شام ان ہی دو کتابوں کی تعلیم کو پڑھا جاتا ہے۔

محله کا ہفتہ واری مستورات کا اجتماع ہو یا گھر کی تعلیمات فضائل اعمال اور فضائل صدقات پڑھی

جاتی ہیں۔ علماء کے بیانات ہوں، اجتماعات یا جمعہ میں محلے میں گشت کرنے والی جماعت انہی

دو کتاب کے واقعات اور قصے بیان کرتی ہے۔ اور اسی کا انہیں حضرت جی کی طرف سے حکم دیا

جاتا ہے۔ آپ اکثر مساجد میں ان دو کتابوں کو ممبر پر رکھا ہوا پائیں گے۔ مولانا زکریا نے یہ

(۱) تبلیغی جماعت کا جو بھی امیر مقرر ہوتا ہے اسے حضرت جی کہتے ہیں۔

دو کتابیں ایام میں لکھیں جب ڈاکٹر نے ایک مرض کی وجہ سے دماغی کام سے روک دیا تھا، تو ان کو خیال ہوا۔ ان خالی ایام کو اس بابرکت مشغلے میں گزار دوں، اگرچہ یہ اوراق پسند خاطر نہ ہوئے تو یہ خالی اوقات جو ڈاکٹر نے دماغی کام سے روکا ہے بہترین اور بابرکت مشغلے میں گذر جائیں گے۔ (فضائل اعمال تمہید ص ۷)

شاید یہی وجہ ہے یا اسی کا اثر ہے جو محمد زکریا نے مسجد میں اجتماعی طور پر پڑھی جانے والی کتاب میں ایسے بے ہودہ اشعار لکھے۔

ازل سے حسن پرستی لکھی تھی قسمت میں
میرا مزاج لڑکپن سے عاشقانہ تھا
پیدا ہوئے تو ہاتھ جگر پہ دھرے ہوئے
کیا جانیں ہم ہیں کبے کسی پر مرے ہوئے
میری طفلی میں شان عشق بازی آشکارا تھی
اگر بچپن میں کھیلا کھیل تو آنکھیں لڑانے کا
(فضائل حج، ص ۴۱)

مصائب حادثے آفت الم ذلت قضا تربت
دکھاتی جائے جو ان کی جوانی دیکھتے جاؤ
(فضائل حج، ص ۴۲)

تبلیغی جماعت کے برکتہ العصر مولانا زکریا کی جوانی اور عشق بازی اور ان کے

عاشقانہ مزاج کے بعد آئیے اس کتاب کے شرکیہ و گستان خانہ تعلیمات کی طرف۔

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی

حضرت ام کلثوم کے خاوند حضرت عبدالرحمن بیمار تھے اور ایک دفعہ ایسی سکتہ کی سی حالت ہو گئی کہ سب نے انتقال ہو جانا تجویز کر لیا، حضرت ام کلثوم اٹھیں اور نماز کی نیت باندھ لی، نماز سے فارغ ہوئیں تو حضرت عبدالرحمن کو بھی افاقہ ہوا لوگوں سے پوچھا کیا میری حالت موت کی سی ہو گئی تھی، لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا چلو احکم الحاکمین کی بارگاہ میں تمہارا فیصلہ ہونا ہے وہ مجھے لے کر جانے لگے تو ایک تیسرے فرشتے آئے او ان دونوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ یہ ان لوگوں میں ہیں جن کی قسمت میں سعادت اسی وقت لکھ دی گئی تھی جب یہ ماں کے پیٹ میں تھے اور ابھی ان کی اولاد کو ان سے اور فوائد حاصل کرنے ہیں اس کے بعد ایک مہینہ تک حضرت عبدالرحمن زندہ رہے پھر انتقال ہوا۔ (فضائل نماز، ص ۱۰)

تبصرہ: مولانا کریا گویا کہنا چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو عبدالرحمن کی روح قبض کرنے کے لئے بھیج دیا فرشتے روح قبض کرنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد آیا ایک مہینہ باقی ہے، ایک اور فرشتہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور اس کے ذریعہ ملک الموت کو کہا ابھی ٹھہر جاؤ ایک مہینہ باقی ہے۔ نعوذ باللہ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجْلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) ترجمہ: اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے۔ (المنافقون: ۱۱)

مولانا زکریا، اس جھوٹے واقعے کے ذریعہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بھول ہو گئی نعوذ باللہ، یہ شیعوں کا عقیدہ ہے، اہلسنت والجماعت کا نام لے کر شیعوں کی تعلیم پھیلائی جا رہی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی

حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں۔

مولانا زکریا اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اگر فرمایا ہو پی شراب تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے، جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔

۱۔ شیخ محمد عرات نے فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے خواب میں سنا ہے آنحضرت نے اس کو فرمایا کہ شراب نہ پیا کر اس نے سنا پی شراب۔ (فضائل درود، ص ۵۶)

یہ ہے نبی اکرم ﷺ پر جھوٹا باندھنا کہ خواب میں آکر شراب پینے کا حکم دیا۔ مولانا زکریا لکھتے ہیں کہ ”پی شراب“ یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے۔ محمد عرات لکھتے ہیں کہ ”مت پی شراب“ کہا ہو گا تو کیا رسول اکرم ﷺ شرابی کے خواب میں آئے !!! اور منع کیا کہ مت پی؟؟؟ یہ پی اور مت کا چکر کیا گستاخی رسول نہیں ہے؟ کیا اس کے بعد امید کی جاسکتی ہے کہ روزِ محشر نبی اکرم ﷺ ایسوں کے سفارشی ہوں گے۔ سنو نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا۔ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَخْطُبُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا أَعْلَىٰ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبُ عَلَىٰ يَلْجِ النَّارَ۔

ترجمہ: ربیع بن جرّاش سے روایت ہے، اس نے سنا حضرت علیؑ سے وہ خطبہ پڑھ رہے

تھے۔ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جھوٹ باندھو میرے اوپر جو کوئی میرے اوپر جھوٹ باندھے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (صحیح مسلم ج ۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخی

(۱) مولانا زکریا دیوبندی لکھتے ہیں: ایک صوفی کو شہدائے بدر کے مرتبے سے بڑا مرتبہ جنت میں ملا، مالک بن دینار نے صوفی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: صوفی جی جنت میں شہدائے بدر سے بڑا مرتبہ کیوں ملا؟ کہنے لگے وہ کافروں کی تلوار سے شہید ہوئے تھے اور میں عشق مولا کی تلوار سے۔ (فضائل حج ص ۵۷۱ قصہ نمبر ۴)

(۲) ابو مسلم خولانی کہتے ہیں: کہ صحابہ یوں سمجھتے ہیں کہ جنت کے سارے درجے وہی اڑا کر لے جائیں گے۔ نہیں ہم ان سے ان درجوں میں اچھی طرح مزاحمت کریں گے تاکہ ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ وہ اپنے پیچھے مردوں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ (فضائل صدقات ص ۴۳۰)

جبکہ اللہ تعالیٰ نے شان صحابہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ
بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ سورہ توبہ ۱۰۰

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو
ہیں، اللہ ان سب کو راضی ہو اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا
کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کی شان اور ان کے درجات کے بارے میں فرمایا:

عن ابی ہریرہؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تسبوا
اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق

مثل احد ذهباً ما ادرك مداحدهم ولا نصيفه (صحیح مسلم کتاب الفضائل)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں کا کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر ہونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

اللہ کی جانب سے وحی حاصل ہونے کا دعویٰ

ابدال میں سے ہر شخص نے حضرت خضر سے دریافت کیا کہ تم نے اپنے سے زیادہ مرتبے والا کوئی ولی بھی دیکھا ہے فرمانے لگے دیکھا ہے ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں حاضر تھا میں نے امام عبدالرزاق محدث کو دیکھا کہ وہ احادیث سنار ہے ہیں اور مجمع ان کے پاس احادیث سن رہا ہے اور مسجد کے ایک کونے میں ایک جوان گھٹنوں پر سر رکھے علیحدہ بیٹھا ہے میں نے اس جوان سے کہا تم دیکھتے نہیں کہ مجمع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سن رہا ہے تم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے۔ اس جوان نے نہ سراٹھایا نہ میری طرف التفات کیا اور کہنے لگا اس جگہ وہ لوگ ہیں جو رزاق کے عہد سے حدیثیں سنتے ہیں اور یہاں وہ ہے جو خود رزاق سے سنتے ہیں نہ کہ اس کے عہد سے۔ حضرت خضر نے فرمایا اگر تمہارا کہنا حق ہے تو بتاؤ کہ میں کون ہوں؟ اس نے اپنا سراٹھایا اور کہنے لگا اگر فراست صحیح ہے تو آپ خضر ہے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ اس سے میں نے جانا کہ اللہ جل شانہ کے بعض ولی ایسے بھی ہیں جس کے علوم مرتبے کی وجہ سے میں ان کو نہیں پہچانتا۔ حق تعالیٰ شانہ ان سے راضی ہو اور ہم کو بھی ان سے نفع پہنچائے۔ (فضائل حج - صفحہ نمبر ۱۲۸ - قصہ نمبر ۹)

خضر علیہ السلام کو فوت ہوئے زمانے گزر گئے لیکن تبلیغی جماعت کے یہاں آج بھی زندہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہو لیکن تبلیغی جماعت کے بزرگوں پر وحی جاری ہے۔

استغفر اللہ

رسول اللہ ﷺ کی قبر سے مرادیں مانگنا

صوفی ابو عبد اللہ محمد بن زرعتہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد اور ابو عبد اللہ بن حنفیہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا بڑی سخت تنگی تھی فاقہ بہت سخت ہو گیا اسی حالت میں ہم مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور خالی پیٹ ہی رات گزاری، میں اس وقت تک نابالغ تھا بار بار والد کے پاس جاتا اور جا کر بھوک کی شکایت کرتا میرے والد اٹھ کر قبر شریف کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آج آپ کے مہمان ہوں یہ عرض کر کے وہیں مراقبہ (گھٹنوں میں سر رکھ کر بیٹھنا) میں بیٹھ گئے، تھوڑی دیر بعد مراقبہ سے سر اٹھایا اور سر اٹھانے کے بعد کبھی رونے لگتے کبھی ہنسنے لگتے کسی نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے میرے ہاتھ میں چند درہم رکھ دیئے ہاتھ کھولا تو اس میں درہم رکھے ہوئے تھے، صوفی جی کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ، نے ان میں اتنی برکت فرمائی کہ ہم نے شیراز لوٹنے تک اسی میں سے خرچ کیا۔ (فضائل حج: قصہ نمبر ۲۲، ص ۱۳۳)

بھر دو جھولی میری یا محمد۔ لوٹ کر.....

شیخ احمد بن صوفی کہتے ہیں کہ میں جنگل میں تیرہ ماہ تک حیران پریشان پھرتا رہا میرے بدن کی کھال بھی چھل گئی میں اسی میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر حضور ﷺ کی خدمت اور حضرات شیخین کی خدمت میں سلام عرض کیا اس کے بعد میں سو گیا میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی ارشاد فرمایا احمد تم آئے ہو میں نے عرض کیا کہ جی حضور حاضر ہوا ہوں اور میں بھوکا بھی ہوں آپ کا مہمان بھی ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ اپنے دونوں ہاتھ کھولو میں نے دونوں ہاتھ کھول دئے حضور ﷺ نے ان کو درہم سے بھر دیا۔ میری جب آنکھ کھلی تو دونوں ہاتھ درہم سے بھرے ہوئے تھے میں نے اسی وقت روٹی اور فالودہ خریدا اور کھا کر جنگل چل دیا۔ (فضائل حج: قصہ نمبر ۲۵، ص ۱۳۴)

قبر سے روٹی

ابن جلاء کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا مجھ پر فاقہ تھا میں قبر شریف کے قریب حاضر ہوا اور عرض کیا حضور میں آپ کا مہمان ہوں مجھے کچھ غنودگی سی آگئی تو میں نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی حضور ﷺ نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جب میں جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ (فضائل حج: قصہ نمبر ۲۳، ص ۱۳۳)

شیخ ابوالخیر قطع فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا کچھ مجھے ذوق و لطف حاصل نہ ہوا میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسول اللہ! آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے ہٹ کر قبر کے پیچھے سو رہا۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو حضرت ابو بکرؓ آپ کے دہنی اور حضرت عمرؓ آپ کے بائیں جانب تھے اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ آپ کے آگے تھے۔ حضرت علیؓ نے مجھ کو ہلایا اور فرمایا کہ اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں میں اٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما حضور نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی، میں آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ (فضائل درود: قصہ نمبر ۴۸، ص ۱۱۲)

(جاگنے پر آدھی روٹی کا ہاتھ میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خواب کا واقعہ نہیں تھا)

قبر پر بیٹھ کر مانگنے کا حکم

ابو حفص سمرقندیؒ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں۔ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اس کا انتقال ہوا اس کے دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا، لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے ایک ایک دونوں نے لے لیا تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا اس کو آدھا آدھا کر لیں چھوٹے بھائے نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم حضور کا موئے مبارک نہیں کاٹا جاسکتا بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگا دے چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا، تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی، صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کے قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہ سے دعاء کیا کرے۔ (فضائل درود: قصہ نمبر ۳۵، ص ۱۰۰)

قبر نبوی ﷺ سے فریاد.....

شیخ عبدالسلام بن ابی القاسم صقلی کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر تھا میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ جس سے میں بہت ضعیف ہو گیا۔ میں حجرہ شریف میں داخل ہوا اور حاضر ہو کر میں نے عرض کیا اے اولین و آخرین کے سردار مصر کا رہنے والا ہوں پانچ مہینے سے خدمت اقدس میں حاضر ہوں اللہ جل شانہ سے اور آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کسی ایسے شخص کو متعین فرما دیجئے جو میرے کھانے کی خبر لے لیا کرے یا میرے جانے کا

انتظام کر دے پھر میں نے اور دعائیں مانگیں اور منبر شریف کے پاس جا کر بیٹھ گیا دفعتاً میں نے دیکھا کہ ایک شخص حجرہ شریف کے پاس حاضر ہوئے اور کچھ بول رہے ہیں اس میں اے میرے دادے ابا بھی کہہ رہے ہیں پھر وہ صاحب وہاں سے میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے خمیے میں لے گئے، خوب کھانا کھلایا اور روٹی بمع دو صاع کھجور اعلیٰ زنبیل میں رکھ کر مجھ سے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ میں نے نام بتایا کہنے لگے تمہیں خدا کی قسم پھر دادے ابا سے کبھی شکایت نہ کرنا ان کو اس میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور کھانے کی ذمہ داری مستقل لے لی اور غلام کو زنبیل دے کر میرے ساتھ روانہ کیا، راستے میں میں نے غلام کو واپس جانے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے سردار کو اس کی خبر نہ کر دیں۔ (فضائل حج: قصہ نمبر ۲۸، ص ۱۳۴)

قبر اطہر سے فریاد

ابوالعباس بن نفیس مقری جو نابینا بھی تھے کہتے ہیں کہ میں تین دن مدینہ طیبہ میں بھوکا رہا تو میں قبر شریف پر یہ عرض کر کے کہ حضور میں بھوکا ہوں ضعف کی حالت میں سو گیا ایک لڑکی آئی اور پاؤں سے مجھے حرکت دے کر جگایا اور کہا چلو میں ساتھ ہو لیا وہ اپنے گھر لے گئی اور گہیوں کی روٹی اور گھی اور کھجوریں میرے سامنے رکھ کر کہنے لگی کہ ابوالعباس کھاؤ مجھے میرے دادے ابا نے اس کا حکم فرمایا ہے اور جب بھوک لگا کرے یہاں آ کر کھانا کھا کر چایا کرو۔

(فضائل حج قصہ ۲۹، ص ۱۳۵)

نبی اکرم ﷺ کے تعلیمات

ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ ﷺ مجھے توحید و لفظوں میں بتائیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذا سالت فاسئل الله و اذا استعنت فاستعن بالله۔

ترجمہ: کہ کائنات میں کبھی تیرے ہاتھ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی بارگاہ میں نہ اٹھیں وجہ بھی سوال کے لئے اٹھیں تو رب کی بارگاہ میں اٹھیں۔ ”و اذا استعنت فاستعن بالله“ اور جب بھی تومد کیلئے زبان کھولے، پکارنے کے زبان کھولے، تو اکیلے رب کو پکارے، سوال بھی اللہ سے اور مدد بھی اللہ سے، یہ ہے توحید کا عقیدہ۔ (ترمذی ج ۲: ص ۷۸، ابواب صفۃ القیامتہ، امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

افسوس صد افسوس شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی (دیوبندی) توحید کے خلاف پوری دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے روٹی، کھانا، درہم، اور اپنی مشکلات حل کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔

قبر اطہر سے سوال کرنا تو دور کی بات ایک شخص نے آپ کی حیات طیبہ میں یہ جملہ کہے۔ ”ماشاء اللہ و ماشاء محمد“ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے کہا ”جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا“ تو آپ نے اس سے کہا ”کیا تم نے مجھے اللہ کا ہمسر بنا دیا؟ جو اللہ نے چاہا وہی ہوا“۔ (نسائی)

یہاں تو سوال زندہ سے نہیں صاحب قبر سے ہے جب کہ نبی اکرم ﷺ اپنے ایک صحابی کو نصیحت کرتے ہیں کہ کوئی بھی حاجت ہو تو اللہ سے سوال کرنا۔

یسال احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع ترجمہ: اگر جوتے کا تسمہ بھی مانگنا ہو تو وہ اللہ سے مانگو۔ (ترمذی ج ۲: ص ۲۱۰، جامع الدعوات)

صحابہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کے قبر پر جا کر کھانا طلب نہیں کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر یہ کہتے ہیں آج آپ کا مہمان ہوں دادے ابا اور نہ قبر شریف پر مراقبے میں بیٹھتے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل میں فرمایا: ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ﴾

ترجمہ: یہ لوگ اللہ کے علاوہ ان کی بندگی کرتے ہیں جو زمین اور آسمان میں سے ان کے رزق کے مالک نہیں اور نہ وہ استطاعت رکھتے ہیں۔ (سورہ النحل: ۷۳)

اللہ تعالیٰ نے سورہ فاطر میں فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَآَنِي تُؤْفَكُونَ﴾ سورة الفاطر-۳

لوگوں! تم پر انعام اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں انہیں یاد کرو، کیا اللہ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس کہاں لئے جاتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ﴾ (الملک: ۲۱)

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی روک لے تو بتاؤ کون ہے جو پھر تمہیں روزی دے گا؟ الرزاق اس کی صفت ہے اور اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

﴿فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ﴾ پس تم اللہ ہی سے روزیاں طلب کرو۔ (العنکبوت: ۱۷)

قرآن کریم کا پڑھنے والا یہ جانتا ہے کہ رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور صاحب قبر عالم برزخ سے کسی کی مدد پر قادر نہیں۔ لیکن مولانا زکریا کاندھلوی قرآن کی تعلیم کے خلاف لوگوں کو ترغیب دے رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر سے رزق مانگو، درہم مانگو۔ اللہ تعالیٰ عقیدہ بد سے بچائے۔

مرنے کا علم

شیخ دیوبند زکریا صاحب لکھتے ہیں: ابوالحسن مالکی کہتے ہیں ہے کہ میں حضرت خیر نور باف کے ساتھ کئی سال رہا انہوں نے اپنے انتقال سے آٹھ دن پہلے کہا کہ میں جمعرات کی شام مغرب کے وقت مرونگا اور جمعہ کی نماز کے بعد دفن کیا جاؤنگا، بھول نہ جانا، لیکن میں بالکل بھول گیا جمعہ کی صبح کو ایک شخص نے مجھے ان کے انتقال کی خبر سنائی۔ (فضائل صدقات ص: ۴۸۳)

ابوعلیٰ روزباری کہتے ہیں کہ ایک فقیر میرے پاس عید کے دن آیا خستہ حال پرانے کپڑے، کہنے لگا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ایسی ہے، جہاں کوئی غریب فقیر مرجائے میں نے لا پرواہی سے لغو سمجھ کر کہا کہ اندر آ جا اور جہاں چاہے پڑ کے مر جا، وہ اندر آیا وضو کی چند رکعات نماز پڑھی اور لیٹ کر مر گیا۔ (فضائل صدقات ص: ۱۲۸۲)

امام غزالی نے دو شنبہ کی صبح کی نماز وضو کر کے پڑھی پھر اپنا کفن منگایا اس کو چوما آنکھوں پر رکھا اور کہا کہ بادشاہ کی خدمت میں حاضری کے لئے بڑی خوشی سے حاضر ہوں یہ کہہ کر قبلہ رخ پاؤں سپار کر لیٹ گئے اور فوراً انتقال کر گئے۔ (فضائل صدقات ص: ۴۸۱)

شیخ ابو یعقوب سنوسی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا میں کل ظہر کے وقت مرجاؤں گا چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا اور طواف اور تھوڑی دور جا کر مر گیا۔ (فضائل صدقات ص: ۴۷۶)

شیخ الحدیث مولانا زکریا دیوبندی ان واقعات سے دنیا کو تعلیم دے رہے ہیں کہ ان بزرگوں کو اس بات کا علم تھا کہ یہ کب اور کس سرزمین پر مریں گے۔

اصل عقیدہ

اللہ تعالیٰ سورہ لقمان میں ارشاد فرماتا ہے: إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کریگا، نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کسی زمین میں مرے گا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔ (سورہ لقمان آیت: ۳۴)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی علیہ وسلم قال: ”مفاتیح الغیب خمس لا یعلمها الا اللہ: لا یعلم ماتغیض الا رحام الا اللہ ولا یعلم ما فی غد الا اللہ ولا یعلم متى یاتی المطر احدا الا اللہ، ولا تدری نفس بای ارض تموت الا اللہ۔ ولا یعلم متى تقوم الساعة الا اللہ“ (بخاری ج ۸/ حدیث نمبر ۷۳۷۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مرے گا اور اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

کعبہ زیارت کے لیے خود آتا ہے

بعض بزرگوں سے نقل کیا گیا ہے کہ بہت سے لوگ خراسان میں رہنے والے مکہ سے تعلق کے اعتبار سے بعض ان لوگوں سے قریب ہیں جو طواف کر رہے ہوں بلکہ بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ خود کعبہ ان کی زیارت کو جاتا ہے۔ (فضائل حج: ص ۸۸)

تبصرہ ۶؎ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چودہ سو صحابہ کرامؓ کو لے کر عمرہ کے لیے مکہ روانہ ہوئے مقام حدیبیہ میں مشرکین مکہ نے خانہ کعبہ کی زیارت سے روک دیا صلح حدیبیہ ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کعبے کی زیارت کئے چودہ سو صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ لوٹ گئے اس سرزمین کی سب سے مقدس جماعت کعبے کی زیارت کیے بغیر لوٹ گئی۔ کعبہ ان کی زیارت کو نہیں گیا، خراسان میں بعض بزرگ ایسے ہیں جن کی زیارت کو کعبہ خود جاتا ہے۔ افسوس!

اللہ تعالیٰ کا تھپڑ مارنا

موسیٰ بن محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عجمی شخص طواف کر رہا تھا۔ نیک دیندار آدمی تھا۔ طواف کرتے ہوئے ایک خوبصورت عورت کے پازیب کی آواز جو طواف کر رہی تھی اس کے کان میں پڑی۔ یہ شخص اس عورت کو گھورنے لگا۔ رکن یمانی سے ایک ہاتھ نکلا، اور اس زور سے اس کو تھپڑ مارا کہ آنکھ نکل گئی۔ اور بیت اللہ شریف کی دیوار سے ایک آواز آئی کہ ہمارے گھر کا طواف کرتا ہے اور ہمارے غیر کو دیکھتا ہے یہ تھپڑ اس نظر کے بدلے ہے اور اگر آئندہ کوئی حرکت کرے گا تو ہم بھی زیادہ بدلہ لیں گے۔ (فضائل حج: ص ۸۳)

کعبہ شریف کی دھمکی

وہب بن الورد ایک بزرگ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حطیم میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے کعبہ کے پردوں کے اندر سے آواز سنی کہ میں اولاً اللہ جل شانہ، سے شکایت کرتا ہوں اور اس کے بعد اے جبریل تم سے شکایت کرتا ہوں۔ لوگوں کی کہ وہ میرے گرد ہنسی مذاق اور لغو باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو میں ایسا پھٹوں گا کہ ہر ہر پتھر میرا جدا جدا ہو جائے گا۔ (فضائل حج: ص ۸۳)

تبصرہ: مولانا زکریا دیوبندی مسلمانوں کو یہ عقیدہ سکھا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کی چار دیواری میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو تھپڑ مارتا ہے نعوذ باللہ۔ استغفر اللہ!! زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ میں بت پوجے جاتے تھے مشرکین مکہ ننگے طواف کرتے تھے تب خانہ کعبہ سے تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ نہیں نکلا اور نہ ہی خانہ کعبہ نے دھمکی دی کہ میں ایسا پھٹوں گا کہ میرا ہر تھپڑ جدا جدا ہو جائے گا۔ عبد اللہ ابن سبا اور ان کے چیلوں نے اسلام دشمنی میں جو امت محمدیہ دین کے نام پر جھوٹی خرافات پھیلائی وہی تعلیم مسلمانوں کو یہاں الگ ڈھنگ سے دی جا رہی ہے۔ اے میرے تبلیغی بھائیو: ایسی تعلیم سے توبہ کرو۔

میری ماں حج کو جا رہی تھی..... منہ کالا ہو گیا

حافظ ابو نعیم حضرت سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے۔ اللہ ہم صل علی محمد و علیٰ ال محمد میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے) اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوری۔ اس نے کہا کیا عراق والے سفیان؟ میں نے کہا ہاں، کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا ہاں؟

اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے، دن سے رات نکالتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو فتح کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا، اس سے میں پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تیرا درود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی)۔ اس کا منہ کالا ہو گیا۔ اور اس کا پیٹ پھول گیا۔ جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے میں نے اللہ جل شانہ، کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابراہیم آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا؟ انہوں نے فرمایا میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ (فضائل درود: قصہ نمبر ۴۶، ص ۱۰۹)

نبی اکرم ﷺ کی حاجت روائی

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احياء العلوم میں عبدالواحد بن زید بصری سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا ایک شخص میرا رفیق سفر ہو گیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا۔ میں نے اس سے اس کثرت درود کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کیلئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے، میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے۔ اٹھ تیرا باپ

مر گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا، میں گھبرایا ہوا اٹھا تو میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت مرعوب ہو رہا تھا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں۔ اتنے میں بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھو اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کر دیا میں نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اس کے بعد سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا۔

(فضائل درود: قصہ نمبر ۴۳، ص ۱۰۶)

نبی اکرم ﷺ کی مشکل کشائی

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا ہے وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ؟ اُس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا میں سفیان ثوری ہوں اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانے کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا میں دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور انا اللہ پڑھی اور کپڑے سے ان کا منہ ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی

میں نے خواب دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم برھاتے چلے آ رہے تھے۔ انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اس کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا؟ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبد اللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہونچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہونچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ (فضائل درود: قصہ نمبر ۴۳، ص ۱۰۷)

دیوبندی عقیدے کی تبلیغ

بڑی ہوشیاری کے ساتھ جھوٹے واقعات کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر اور ساری مخلوق کا مشکل کشا اور فریاد درس ہونے کا عقیدہ مسلمانوں کے ذہنوں میں بیٹھایا جا رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سورہ نمل میں ارشاد فرماتا ہے۔

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ - سورہ نمل - ۶۲

ترجمہ: کون ہے جو بے چین کی پکار کو سنتا ہے جب وہ پکارتا ہے اور اس سے مصیبت کو

دور کرتا ہے۔

مولانا زکریا دیوبندی اور ان کی جماعت کا عقیدہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ صاحب قرآن (ﷺ) مصیبت زدہ لوگوں کی فریادری کے لئے قبر سے نکل کر شکل مجسم میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہونچتے ہیں جو آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے!!! ایسے گاڑھے شرک سے بریلویت شرما رہی ہے لیکن ہمارے یہ دین کے ٹھیکے دار نہیں شمار ہے ہیں اور اپنے ان فضولیات سے خود کو دور نہیں کر رہے ہیں۔ یہ تو توحید سے کھلا ٹکراؤ ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا:

قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ
وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ سورة یونس ۱۸

ترجمہ: کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی اطلاع دیتے ہو جس کا وجود کائنات میں سرے سے ہے ہی نہیں، اللہ کی ذات مشرکیں کی چالوں سے پاک اور بلند و بالا تر ہے۔

قبر سے ہاتھ نکلا

سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو دو شعر پڑھے۔

دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی۔ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دست مبارک (ہاتھ) عطا کیجئے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔

اس پر قبر شریف سے دست مبارک (ہاتھ) باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔

(فضائل حج: قصہ نمبر ۱۳، ص ۱۳۰)

روح کا آستانہ مبارک کو چومنا کیا شریعت محمدی ﷺ کا مسئلہ ہے؟ اور کیا انسان کے اپنے اختیار میں ہے؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آستانہ مبارک چومنا ثابت ہے؟

وحده الوجود اور تبلیغی جماعت (دنیا کی ہر چیز اللہ ہونے کا عقیدہ)

مولانا زکریا صاحب عقیدہ وحدہ الوجود کا واضح الفاظ میں اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں، اس جگہ دو واقعہ اکابر کے نام لکھنے کو دل چاہتا ہے ایک تو وہ مکتوب گرامی جو شیخ المشائخ، قطب الارشاد حضرت گنگوہی صاحب کی خدمت میں لکھا جو مکاتیب شدیدیہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ (خط کے مندرجہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں)

یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے جھوٹا ہوں کچھ نہیں ہوں تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے۔ اور میں اور تو خود شرک و شرک ہے۔

استغفر اللہ، استغفر اللہ، لا حول ولا قوة الا باللہ (فضائل صدقات : ۴۰۷)

سو چئے عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو رب کا حصہ بنا کر مشرک، یہودی عزیر علیہ السلام کو رب کا بیٹا بنا کر مشرک، اور بریلوی محمد ﷺ کو نور من نور اللہ کہہ کر مشرک لیکن تبلیغی جماعت والے دیوبندی عالم کو تیرا ہی ظل، تیرا ہی وجود، جو میں وہ تو اور خود شرک و شرک کہہ کر موحّد کے موحّد اور تو حید کے ٹھیکیدار۔ کیا یہ شرک فی الذات نہیں؟؟؟

وسیلے کے لئے من گھڑت حدیث سے استدلال

جب آدم علیہ السلام سے دانہ کھانے کی خطا صادر ہوئی۔ اللہ سے حضور کی طفیل دعاء کی اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا آدمؑ تو نے محمد ﷺ کو کیسے جانا۔ عرش کے ستونوں پر لا الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور جب اس کی طفیل سے تو نے مغفرت طلب کی تو میں نے تمہاری خطا معاف کر دی۔ (فضائل ج: ص ۱۱۵، قصہ نمبر ۳۲)

ایسی ایک دوسری روایت مندرجہ بالا موضوع حدیث سے ملتی جلتی ہے جس کو مولانا زکریا صاحب نے فضائل ذکر میں لکھا ہے۔ جب آدم علیہ السلام سے گناہ صادر ہو گیا جنت سے دنیا میں بھیج دیئے گئے، ہر وقت روتے تھے یا اللہ محمد کے وسیلے سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں وحی نازل ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں عرض کیا گیا کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، وحی نازل ہوئی، وہ خاتم النبیین ہیں اور وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے۔

دونوں مضوع حدیثیں بالاختصار ہیں۔ (فضائل ذکر: ص ۹۶)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔

سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ، رقم الحدیث ۲۵۰، ۱/۳۸

امام ذہبی فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔ تلخیص المستدرک ۲/۶۱۵

امام حاکم فرماتے ہیں یہ موضوع روایت ہے۔

خود زکریا صاحب اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ ملا

علی قاری نے اس موضوعات کبیر میں ذکر کیا ہے۔ اس کے باوجود وسیلے کی دلیل بنارہے ہیں۔

(فضائل ذکر: ص ۹۶)

آدم علیہ السلام کی اصل دعاء

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ (البقرہ ۳۷)

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں۔

اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔ وہ کلمات اللہ تعالیٰ نے سورہ

اعراف آیت ۲۳ میں ذکر فرمائے ہیں۔ (قَالَ رَبُّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَ إِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ)

حمنا لنكونن من الخاسرين)

ترجمہ: دونوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری

مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

تمام انبیاء علیہ السلام اور صالحین نے ہمیشہ براہ راست اللہ سے دعائیں کی ہیں۔ کسی

نبی، ولی، بزرگ کا واسطہ اور وسیلہ نہیں پکڑا۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء کا

طریقہ دعا یہی رہا ہے کہ بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی جائے۔

فتویٰ

دکتور / صالح بن فوزان بن عبد اللہ فوزان حفظہ اللہ (پروفیسر
المعهد العالی للقضاء والریاض و رکن: هیئۃ کبار العلماء السعودیۃ العربیۃ)
سوال: شیخ صالح فوزان کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ تک
پہنچنے کے لئے بعض مخلوق کی ذات یا جاہ کو وسیلہ بنانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: الحمد للہ وحد والصلاة والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعد
شیخ موصوف نے جواب میں فرمایا کہ کسی مخلوق کی ذات یا اس کے حق یا مرتبہ کو
وسیلہ بنایا اس کے واسطے سے دعاء کرنا بدعت ہے اور شرک کا ذریعہ ہے کیوں کہ دعا عبادت کی
بہت بڑی قسم ہے اس میں وہی چیز جائز ہوگی جو کتاب و سنت میں وارد ہوئی ہے۔ کتاب و سنت
میں کسی مخلوق کی ذات یا اس کے حق و مرتبہ کی دہائی دے کر سوال کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ جو
کچھ ثابت ہے وہ صرف یہ ہے کہ براہ راست کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر اللہ سے دعا کرنا
چاہئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (و قال ربکم ادعونی استجب لکم) سورة المومن ۶۰۔

تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ دوسری آیت
میں ارشاد ہے کہ (فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ) (سورة المومن ۱۴۰) خالص اللہ
ہی کی بندگی کر کے اسی کو پکارو۔

جب مخلوق کو وسیلہ بنانے میں، مزید کوئی قربانی دے یا چڑھاوا چڑھائے جیسے
مرغ وغیرہ ذبیحہ کرے (یا چادر چڑھانے کی نذر منت مانے) تو یہ شرک اکبر ہے جیسا کہ اللہ کا
ارشاد ہے وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ
شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ (سورة يونس ۱۸)

وہ لوگ اللہ کے علاوہ ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس قدر بنا بڑھاؤ جس قدر نصاریٰ نے ابن مریمؑ کو بڑھا کر (اللہ کا بیٹا) بنا دیا۔ میں صرف ایک بندہ ہوں، اس لئے مجھ کو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔ (بخاری و مسلم) (تبلیغی جماعت اور انخوان المسلمین تالیف ابو ابراہیم ابن سلطان العدنانی)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انبیاء و صالحین کے بارے میں غلو پسندانہ عقیدت کہ ان کو ان کے مرتبہ سے اوپر پہنچا کر بزرگوں کو نبیوں اور نبیوں کو اللہ کا مرتبہ دے دیا جائے، شرک کا اہم ذریعہ ہے اس لئے ایسے قصے یا روایات بیان کرنا بالکل جائز نہیں ہے۔ جن میں یہ اشارہ ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشان حال لوگوں کی فریادری کرتے اور محتاجوں کی مدد کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ کتاب ”فضائل اعمال“ میں ایسے خرافات جو شرک و بدعت میں مبتلا کر دیں بہت ہیں۔ ہر طرح کے خرافات سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

نوٹ: ۱۔ شرکیہ عقائد اور بدعات والے مضامین اور گپ و جھوٹ

واقعات کی ایک فہرست صفحہ نمبر کے ساتھ دی جا رہی ہے تاکہ ہدایت کے طالب ان تفصیلات کو پڑھ کر ایسی گمراہ کن کتاب سے بچیں۔

۲۔ سارے حوالہ جات فضائل اعمال اور فضائل صدقات طبع ادارہ اشاعت

دینیات پرائیویٹ لمیٹڈ، جھاہاؤس، حضرت نظام الدین، نئی دہلی، (انڈیا) کے ہیں۔

حکایات صحابہ	صفحہ نمبر	فضائل نماز
مطابقت قرآن سے جن مرنے لگے نبی ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اجتماع ہر شخص کو نہ کرنا چاہئے۔ (فضائل اعمال کی تلقین)	۳۸ ۳۵	۵۸ وضو نہیں ٹوٹا۔ (حق تعالیٰ میں وضو ٹوٹ جاتا ہے) ۱۷۲ دیوبندیوں کے نزدیک وضو ﷺ کا پیشاب پانا نادر خون سب پاک ہے!!! ۵۹ فضائل نماز
صحابی رسول شافعی المذہب تھے۔ شہید کی بیوہ سے بغیر عدت دوسرا نکاح حضرت حسینؑ کو چوبیس برس میں صرف آٹھ احادیث یاد۔	۱۲۷ ۱۶۳	۱۰ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجنے کے بعد واپس بلا لیا۔ ایک مہینہ باقی تھا۔ (غلام الہی میں گڑبڑ)
حضرت حسنؑ سو سات سال کی عمر میں چند احادیث یاد تھیں۔ مولانا زکریا کے والد جب دورہ چھڑایا گیا تو پاد پاره حفظ ہو چکا تھا۔ (اپنے والد کی جھوٹی تعریف)	۱۶۲ ۱۶۴	۱۲ بڑا قابل رشک ہے وہ مسلمان جس کے اہل دیہال کم ہوں اور جلدی سے مر جائے۔ (تبلیغی جماعت کا قارمول)
بچے کی امامت کا مسئلہ مولانا زکریا کے والد روزانہ سات گھنٹے میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ صحابی رسول کا نماز کی حالت میں خون نکلا	۱۰۷ ۱۶۳	۱۳ گرتے پاتے سے جھڑتے گناہ امام ابوحنیفہؒ دیکھ لیتے تھے۔ (فضائل اعمال کا دعویٰ) ۲۰ صحابی دور رکعت نماز نہ پڑھ سکے۔ ۲۱ زعموں کا عمل مردوں پر پیش ہوتا ہے۔ (ایمان ممکن دعویٰ)
	۱۵۹	۳۳ شیطان سے دھوکہ (بزرگ کا کمال)
	۳۶	جو شخص نماز کو تھا کر دے بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس جہنم میں

فضائل نماز	صفحہ نمبر	فضائل نماز
ظہر سے اگلے دن تک انتظار، بزرگ اور مہمان۔	۸۵	جلے گا۔
سفیان ثوری پر دورہ غلبہ حال نہ کھاتے، نہ پیتے نہ سوتے۔ (شریعت کے خلاف)	۳۹	۴۲ جماعت سے ایک نماز کا ثواب تین کروڑ پچیس لاکھ چون ہزار چار سو تیس (جھوٹ کی انتہا) (۳۳۵۵۴۳۳۲)
امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے شاگرد محمد بن ساعدہ دو سو رکعت نفل نماز روزانہ پڑھتے تھے۔	۴۳	۶۰ حسین خوبصورت لڑکی کیلئے چالیس برس تک صبح کی نماز عشاء کی وضو سے پڑھی (شیخ عبد الواحد صوفی کا حسین لڑکی حاصل کرنے کا طریقہ)
دن بھر روزہ رات بھر تہجد۔ (خلاف سنت)	۶۱	۶۳ دن بھر روزہ رکھتی رات بھر نماز پڑھتی ایک بار نماز میں حج ماری اور مرگئی۔
مچھلی لانے والے مزدور کے وسیلے سے دعاء کی پڑوس کی اپاہج نے۔ اپاہج چلنے لگی۔	۶۳	۶۴ ایک وضو سے بارہ دن تک ساری نمازیں پندرہ برس مسلسل نہیں سوئے۔ (محبوبہ)
(کس کس کا وسیلہ لوگے؟؟)	۶۵	۶۶ ایک بزرگ کی بیوی روٹی رہی اور وہ ایسی بسی نمازوں میں مشغول رہا۔
مردہ قبر میں کھڑا ہو گیا۔	۶۵	۶۶ پچاس برس تک ایک وضو سے عشاء اور صبح کی نماز (امام ابو حنیفہ کا طریقہ)
امام ابو یوسفؒ روزانہ دو سو رکعت نوافل پڑھتے تھے اور امام احمد تین سو رکعت پڑھتے تھے۔	۷۷	۷۸ نماز میں بارہ ہزار چیزیں۔
نبی اکرم ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے آپ کو رسی سے باندھ لیتے تھے کہ غینہ کے غلبہ سے گر نہ جائیں۔	۸۳	(مولانا زکریا کی بھوج)
کبیرا دلی فوت ہو جانے پر تین دن سوگ اور جماعت کے فوت ہونے پر سات دن سوگ۔	۸۱	۸۴ نماز ڈھول اور بزرگ۔
زمین العابدین روزانہ ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے (World Record)		

فضائل نماز/فضائل ذکر	صفحہ نمبر	فضائل ذکر
ہو گئے۔ (عجیب کرشمہ)	۸۵	دوران نماز جسم کا حصہ (عضو) کاٹا گیا ہے
بزرگ سپاہی اور گدھا۔	۹۹	نہیں چلا۔ (آپریشن کا نیا طریقہ)
جہادوں کی کثرت سے جمادات اور حیوانات کی تسبیح اور ان کی گفتگو سمجھ لیتے تھے۔	۱۳۹	شیطان اور عابد کی کشتی فضائل ذکر
دھوکے پانی سے جھڑتے گناہ نظر آتے تھے (علم غیب)	۱۵۰	قصہ شراب فروش بادشاہ کا
شاہ عبدالرحیم راپوری کے خدام کئی کئی روز استیفاء نہیں جاتے تھے۔ ہر جگہ انوار نظر آتے تھے۔ (یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے)	۱۵۰	مولانا غلیل احمد کے آنے سے سارا حرم انوار سے بھر گیا۔ (اور مولانا سے پہلے ۴۴)
بزرگی میں اضافہ کے خطرہ کے پیش نظر ذکر کی ممانعت۔	۱۵۰	روٹی سے عبادت میں حرج، چالیس سال سے سٹو پچانک رہے تھے
اللہ کو دیکھنے کا دعویٰ	۱۶۱	ماشق و معشوق میں ایسی رمز کرانا کاتبین فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی۔
۳۰ برس سے جنت سامنے آرہی تھی اسے ٹھکرایا۔ (اللہ بڑے جرات)	۱۶۲	حضرت جنید نے شیطان کو ننگا دیکھا۔
گھٹیوں اور کنکریوں پر تسبیح (بدعت کی تعلیم)	۱۶۳	درس قرآن کی ممانعت۔
فضائل قرآن مجید	۱۶۴	مرنے کا نیا انداز چیخ ماری اور مر گئی۔
شینگل اور فریگی کا معاملہ	۵	صوفیاء کا قار مولانا کم از کم روزانہ ۲۵ ہزار بار لا الہ الا اللہ کی مقدار۔
قرآن کی تفسیر کیلئے چند حواصی علم و مہر ہے یہ	۱۷	ایک سانس میں ۲۰۰ مرتبہ لا الہ الا اللہ
		ہیشے ہیشے جنت اور جہنم دیکھنے کا قار مولانا۔
		بوڑھے گنہگار نے اللہ تعالیٰ کو حدیث سنائی۔
		کافر بادشاہ کی دیگ اڑی لوگ مسلمان

فضائل قرآن	صفحہ نمبر	فضائل قرآن / فضائل رمضان
اسے حاصل ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبتی ہو۔		(ریکارڈ)
ایک رات میں دو کلام مجید ختم اور چاہتا تو تیسرا بھی ختم کر دیتا۔ (رفار کا جواب نہیں)	۴۴	۵۰ سورہ فاتحہ لکھ کر لٹکانا اور چائنا امراض کے لئے نافع ہے۔ (تبلیغی تحویذ)
انجیل، توریت، زبور اور پورا قرآن مجید ایک نقطے میں (فضائل اعمال کا عجوبہ)	۵۰	۵۸ عشق پیدا کرنے کی تدبیر۔ عشق مبارک دولت ہے۔
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ لَهْلَ مِنْ مُذَكِّرٍ (القمر۔ ۱۷) (ترجمے میں تحریف)	۵۵	۶۶ محبوبہ کا برقعہ نہیں ہٹا تو اوپر سے آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔ (شرم تم کو مگر نہیں آتی)
آیت کا صحیح ترجمہ: اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔		۲ میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان تہی ہو جائے۔ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للشوکانی
مولانا زکریا کا ترجمہ: کہ ہم نے کلام پاک کو حفظ کرنے کے لئے سہل کر رکھا ہے کوئی ہے حفظ کرنے والا۔		۱۰ حضرت جبریل علیہ السلام سے مصافحہ کرنے کی ترکیب (مولانا زکریا کی زبانی)
پندرہ علوم پر مہارت حاصل کئے بغیر قرآن کی تفسیر کرنا ممنوع۔ (تسخیر یونانیہ)	۱۵	۱۸ علماء مذہب کا اتفاق عمر بھر میں ایک مرتبہ درود شریف کا پڑھنا مکمل فرض ہے۔
وتر کی ایک رکعت میں تمام قرآن شریف ختم۔ (کیا یہ ممکن ہے؟)	۴۴	۲۳ کوئی جماعت جس نے کئی حاکم ہلاک کئے۔
دن رات میں آٹھ قرآن شریف ختم روزانہ	۴۵	۲۵ ایک بزرگ پندرہ دن میں ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ (پندرہ دن کا روزہ)

فضائل درود شریف	صفحہ نمبر	فضائل رمضان
سنتے ہیں۔	۲۵	حضرت جنید ہمیشہ روزہ رکھتے۔
ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ ۳۵ مرتبہ لکھے اس کو اپنے پاس رکھے (تعوید)	۵۳	(نہی ﷺ کے منع کرنے کے باوجود)
ایک جہاز ڈوبنے لگا ۳۰۰ بار درود پڑھا تو بچ گیا۔ (مہلغیوں کی کرامت)	۸۸	جنت کا لطف حاصل ہو رہا ہے۔ (دنیا۔۔۔)
بزرگ کی قبر سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی ہے۔	۸۹	تراویح چھوڑنے پر مقاتلہ۔
مردوں سے ملاقات کا طریقہ ۷۰ ہزار بخشے گئے۔ (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا)	۱۰۱	مولانا خلیل احمد سہارنپوری۔ مدینہ پاک کے قیام میں فجر سے اشراق تک مراقبہ رہے۔
خواب میں حضور نے منہ کو پچا، آٹھ دن تک منہ سے خوشبو آتی رہی۔	۱۰۲	عمر بھرنہ روزہ نہ نماز پھر بھی کا تر نہیں۔
شہلی حاضر ہوئے نبی ﷺ کھڑے ہوئے۔ (واہ شہلی کا استقبال)	۱۰۵	عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ کے کارنامے دیکھنے کیلئے زمین پہ اترتے ہیں۔
بڑے گناہ کی مدد کو رسول قبر سے تشریف لائے	۱۰۷	تبلیغی جماعت شب برأت کی قائل۔
حضرت نے نبی کو سلام بھیجا۔	۱۱۲	شب قدر سال میں ۲ مرتبہ ہوتی ہے۔
(ملاقات بھی کی یا صرف سلام)	۱۱۳	دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن بیٹھا رہوں تصور جاناں کئے ہوئے۔
نبی کی روح مقدس آسمان سے اتری ہاتھ میں روٹی تھی۔ (ویو بند میں یا سہارنپور)	۵۲	(ڈاکٹروں کے فرصت دینے کے باوجود جہنمیت کیوں)
ساری نمازوں کے بعد ایک سٹر ایک سجدہ کر دو۔ (حضرت کی تعلیم)	۲۰	فضائل درود شریف جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے نبی ﷺ خود

فضائل درود شریف	صفحہ نمبر	فضائل درود شریف
دئے۔ روٹی اور حضرت عثمان غنیؓ کی گستاخی۔ (روٹی کی تقسیم) قبر سے مصافحہ کیلئے ہاتھ نکلے گا جس میں قندہ ہوگا۔ نبیؐ نے خواب میں لذیذ درود بھیجا تو ہاتھ سے زعفران کی خوشبو آ رہی تھی۔ (خوب کھاؤ پیو) نبیؐ کا سایہ نہ تھا رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار اللہ عزوجل کے سوا تجھے کوئی نہ پہچان سکا تو بظاہر تو انسان کے روپ میں آیا، لیکن تو انسان نہیں تھا بلکہ اس کے نور کا کھڑا تھا۔ لگے ہے تیرے سگ (کتے) کو گو میرے نام سے عیب یہ تیرے نام کا لگتا مجھے ہے غرور و قار تو بہترین خلایق، میں بدترین جہاں تو سرور و جہاں، میں کینہ خد متکار	۵۶ ۱۱۳ ۸۹ ۱۱۳ ۱۰۰ ۱۲۱ ۱۲۳ ۱۰۴ ۱۰۶ ۱۰۹ ۱۲۵ ۱۱۲ ۱۱۳	آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کو فرماتے ہیں۔ (شرابی کے خواب میں نبیؐ) ایک لڑکی نے کنویں کے اندر تھوکا پانی کنارے تک اہل آیا۔ (اگر نظر اٹھتی تو کیا ہوتا) حضور نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو کوئی ضرورت ہو قبر کے پاس بیٹھ کر دعا کیا کرے۔ (استغفر اللہ، نعوذ باللہ) ایک بڑا گنہگار پورے قبرستان کی بخشش کا ذریعہ بن گیا۔ (گنہگاروں کی بھی سفارشات قبول ہونے لگیں؟) کثرت درود سے نبیؐ گھبرا گئے۔ حج کو جا رہے تھے منہ کالا ہو گیا۔ غیر محرم عورت کے پیٹ پر نبیؐ نے ہاتھ پھیرا (استغفر اللہ) خواب میں نبیؐ نے روٹی دی، آدمی کھائی، جاگا تو آدمی ہاتھ میں تھی۔ نبیؐ نے اپنی دائرہ مبارک سے دو بال

فضائل درود شریف	صفحہ نمبر	فضائل صدقات (جلد دوم)
رہا وہ خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناز کہ ہو سگانہ مدینہ میں میرا نام شمار جیوں تو ساتھ سگانہ حرم کے تیرے پھیروں مردوں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مورد مار جلداول کے اختتام پر مولا ناز کر یا کی دعا: نبی اکرم ﷺ کے صدقے طفیل سے آج ۶ مرزی الحجب جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک رسول کے طفیل سے جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں ان کو معاف فرمائے۔ کیا اس طرح دعا کرنا صحابہ کے عمل سے ثابت ہے؟	۱۲۶	روزانہ۔ ۹۸ لڑکے کا ماں کی قبر پر قرآن پڑھنا۔ قبر والوں کا شکر یہ ادا کرنا۔ ۹۹ ایک قبرستان کی ساری قبریں پھٹ پڑیں اور مردے باہر نکل پڑے (قیامت سے پہلے قیامت) ۳۳ انکار کی گنجائش نہیں، امام ابو حنیفہ نے چالیس سال تک عشاء کی وضو سے فجر کی نماز۔ ۳۵ ساری رات رکوع، ساری رات سجدہ ۹۲ روزہ، نماز و صدقہ اس کا ثواب زندہ ہو یا مردہ دونوں کو بخشا جائے۔ ۹۹ مردے نے قبر سے نکل کر بزرگ سے کہا میری ماں میرے نام پر ہدایا نہیں کرتی۔ ۱۳۸ علم ثریا پر ہوتا تو امام ابو حنیفہ لے آتے۔ (کاش لاتے تو جھگڑا ہی ختم تھا) ۲۰۱ پھلیوں کے پیٹ سے موتی نکلتا۔ ۳۹۲ حق تعالیٰ شانہ کی ایسی بھی مخلوق ہے جن کو جنت اپنی ساری نعمتوں اور دائمی راحتوں
صحابی رسول کا قبر شریف پر بیٹھ کر رونا ایک عورت کے بچے کو بھیڑیا لے گیا۔ فقیر کو خیرات دی فوراً بھیڑیا واپس آیا اور اس کے بچے کو چھوڑ کر چلا گیا (اس ہاتھ لے اور اس ہاتھ دے) ایک ہزار رکعت نفل اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح	۱۷ ۱۹ ۳۵	

فضائل صدقات (جلد دوم)	صفحہ نمبر	فضائل صدقات (جلد دوم)
پانی پر چلنے کی ترکیب، چند قدم میں ہزاروں میل۔	۳۱۱	کے باوجود اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی۔ (صوفی ہونگے)
بزرگ کی راہب (پادری) سے ملاقات	۳۱۷	بزرگ کی انوکھی ترکیب تین سو ساٹھ لٹو روزانہ ایک۔
بزرگ نے ۶۰ دن کا فاقہ کیا یہ ثابت کرنے کیلئے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ افضل ہیں۔ راہب حیرت میں پڑ گیا اور مسلمان ہو گیا۔	۳۲۷	داؤد طائی روٹی کے ٹکڑے پانی میں بھگا کر پی لیا کرتے جیسا کہ کھانے میں پچاس آجوں کا حرج ہوتا ہے۔ کسی نے کہا آپ کے حجرے کی کڑی ٹوٹ گئی کہنے لگے ہیں برس سے اس کی چھت نہیں دیکھی۔
روزانہ ایک ہزار رکعت نماز کھڑے ہو کر اور ایک ہزار رکعت نماز بیٹھ کر۔	۳۲۷	مردے سے ملاقات کا طریقہ کنوئیں میں آواز لگاؤ بات چیت ہو جائیگی۔
ایک بزرگ نے اٹھانوے برس عبادت بغیر لیٹنے کی۔ صرف موت کے وقت لیٹے۔	۳۲۸	۱۹۷
ایک بزرگ خون کے آنسو رو رہے تھے۔ انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ نے قریب لے کر پوچھا آنسوؤں میں خون کیوں تھا؟	۳۲۸	۳۸۸
آنسوؤں میں خون بہا کر تو کیا چاہتا ہے؟	۳۲۹	۳۰۳
اویس قرنی کی ۲۳ گھنٹہ نماز اور ذکر میں مشغول رہنا ملاقات کو آتے ہوئے بزرگ تنگ آ کر واپس چلے گئے۔	۳۳۰	۳۰۱
ابو بکر بن عیاش چالیس برس تک بستر پر نہیں		
		ایک سورۃ اتنی بڑی جتنی سورہ براءۃ ہے نازل ہوئی پھر وہ منسوخ ہو گئی۔
		(وہ کون سی سورۃ تھی تبلیغیوں سے پوچھو)
		ایک بزرگ کوفہ کی مسجد میں تیس برس سے موت کا انتظار کر رہے تھے۔

فضائل صدقات (جلد دوم)	صفحہ نمبر	فضائل صدقات (جلد دوم)
بزرگ کی انوکھی نماز جہوم کرا یک پاؤں پر رات بھر میں ایک سجدہ۔	۴۳۰	لیٹے گھر کے ایک کونے میں بارہ ہزار قرآن ختم کئے دوسرے کونے میں چوبیس ہزار قرآن ختم کئے۔
ایک بزرگ صبح تک ایک ہی پاؤں پر کھڑے ہو کر نفل پڑھتے تھے۔	۴۳۱	ابو مسلم خولانی کہتے ہیں صحابہ یوں سمجھتے ہیں کہ جنت کے سارے درجے وہی اڑا کر جائیں گے نہیں ہم ان سے عزامت کریں گے۔
ایک عورت روزہ رکھتے رکھتے کالی پڑ گئی، نماز پڑھتے پڑھتے اپنا حج ہو گئی تھی روتے روتے ٹاپینا ہو گئی تھی۔ (روزہ نماز سے دور رہنے کی ترغیب)	۴۳۲	۴۳۰
مسلم بن یسار نے ایک دن اتنا لمبا سجدہ کیا کہ دائیوں میں خون اُتر آیا اور ودانت گر گئے۔	۴۳۸	۴۳۸
شب برات میں سال بھر کے احکام، مردوں کی فہرست اور حج کرنیوالوں کی فہرست دے دی جاتی ہے۔	۴۵۹	۴۳۹
قبر سے مردے نے کفن چور کو دھمکی دی۔	۴۷۵	۴۳۰
ایک مرید آیا اور کہنے لگا میں کل ظہر کے وقت مرجاؤں گا اس کو قبر میں رکھا تو آنکھیں کھول دیں۔ (آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا؟)	۴۷۶	۴۳۰
شیخ ابن الجلاء فرماتے ان کے والد کا انتقال	۴۷۶	ایک درہم کے بدلے ایک رکعت پانچ سو رکعت روزانہ۔

فضائل صدقات (جلد دوم)	صفحہ نمبر	فضائل صدقات (جلد دوم)
گئے پی چکا، میں نے کہا کہاں سے پی لیا مگر میں میرے آپ کے سوا کوئی نہیں ہے کہنے لگے حضرت جبریل ابھی پانی لائے تھے وہ پانی پلا کر چلے گئے۔	۴۷۹	ہوا نہلانے لگے وہ کھل کر ہنسنے لگے نہلانے والے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (مرے بھی تھے یا نہیں؟)
مردہ قبر سے نکلا اور اونٹ ذبح کیا۔	۵۱۲	ایک بزرگ نے پانی مانگا، میں پانی لیکر گیا کہنے لگے میں نے تو پی لیا حضور ﷺ بہت سے فرشتوں کی صفوں میں آئے تھے اور پانی پلا کر چلے گئے۔ (کر بلا نہیں پہنچے!!!)
پہلے لوگوں سے مانگا، نہیں ملا قبر والے سے مانگا، حاجت پوری ہوئی، پانچ سو اشرفیاں ملیں	۵۱۶	مردہ ہنسنے لگا اور کہنے لگا دوست مرا نہیں کرتے۔
مالک بن دینار کے نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے خط، تو نے جو ذمہ لیا تو جوان کو جنت میں عمل کا ستر گناہ زیادہ دیا۔	۵۳۶	۳۶۱
ہارون رشید کا بادشاہت کے زمانے میں سورکت نکل روزانہ پڑھنے کا معمول مرتے دم تک رہا۔	۶۲	۴۷۴
تین رات اللہ تعالیٰ سے دعا کی دنیا میں جنت کے ساتھی سے ملا دے اللہ تعالیٰ نے پتہ نام بھیج دیا ملاقات کو گئے۔ میمونہ عورت نے دور سے کہا آج چلے جاؤ ملاقات کا وعدہ کل کو ہے۔	۵۳۹	۴۷۶
		۴۷۹

فضائل صدقات (جلد دوم)	صفحہ نمبر	فضائل حج (جلد دوم)
عجیب و غریب بکری کا قصہ، بکری دودھ اور شہرہ دلوں دیتی ہے۔	۵۵۱ ۶۲	ان کی اصل حقیقت تو اللہ جل شانہ ہی کو محسوس ہے کہ وہ ہر وقت قریب ہے، اترنے چڑھنے کے ظاہری معنی سے بالاتر ہے۔
فقیر عظیم بذات الصدور	۵۵۴ ۶۶	(باری تعالیٰ کے صفت نزول کا انکار)
ہارون رشید کا بیٹا گھر فقیر کرتا تو پھر اپنے آپ ہی ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے چلے جاتے۔	۵۴۳ ۵۹	ایک بزرگ ستر برس سے حج کا احرام باندھتے اور لبیک کہتے اور جواب میں اللہ تعالیٰ کہتا لا لبیک اور بزرگ سنتے۔
مولانا الیاس کے دور میں امن و انصاف:	۵۴۹	حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر ایک ہزار حج کئے۔
ان کے مکان میں کئی کئی بلیاں اور مرغیاں تمام دن مکان میں اکٹھی پھرتی رہتی نہ مرغیاں بلیوں سے بھاگتیں نہ بلیاں مرغیوں کو کچھ کہیں۔	۳۵	حضرت زین العابدین نے جب حج کا احرام باندھا تو لبیک نہ کہہ سکے، کسی نے دریافت کیا تو فرمایا مجھے ڈر ہے اس کے جواب میں لا لبیک نہ کہہ دیا جائے۔
لڑکے نے شعر کہا اور بیہوش ہو کر گر گیا بہلول نے ہوش میں لایا پھر لڑکے نے اشعار کہا بہلول بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ (یہ اشعار تھے یا بیہوشی کی دوا)	۵۵۱ ۶۵	حضرت زین العابدین نے جب حج کا احرام باندھا تو لبیک نہ کہہ سکے، کسی نے دریافت کیا تو فرمایا مجھے ڈر ہے اس کے جواب میں لا لبیک نہ کہہ دیا جائے۔
فضائل حج	۶۸	اگر راستہ ایسا مل جائے کہ نماز کے ادا کرنے کا وقت نہیں مل سکتا تو حج کی فرضیت نہیں رہتی۔
مولانا زکریا صاحب لکھتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا قریب ہونا یا نیچے کے آسمان پر اترنا یا اس قسم کے اور جو مضامین ذکر کئے گئے ہیں	۱۵	امام غزالی کا عرفہ کے دن شیطان سے انٹرویو۔
	۱۳	چھ لاکھ آدمیوں کا حج چھ آدمیوں کے طفیل میں قبول کر لیا گیا۔

فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر	فضائل حج (جلد دوم)
<p>مولانا زکریا لکھتے ہیں جس نے حج کیا اور نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے کہ نبی کی زعمی میں نبی کی زیارت کی۔ (روایت موضوع ہے)</p> <p>جو حصہ حضور کے بدن مبارک سے ملا ہوا ہے</p> <p>وہ کعبہ سے افضل ہے عرش سے افضل ہے کرسی سے افضل ہے۔</p> <p>قبر شریف پر حاضر ہو کر حضور کے وسیلے سے</p> <p>معافی مانگے۔ (عقیدہ دیوبندیہ)</p> <p>جو آپ کی چوکھٹ پر حاضر ہو گیا وہ نامراد نہیں رہا جس شخص نے آپ کے وسیلہ سے دعا کی وہ قبول ہوئی اور جو مانگا وہ ملا تجربہ اور واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں۔</p> <p>حضور اقدس ﷺ کی قبر کی زیارت اہم ترین نیکیوں میں ہے افضل ترین عبادت میں ہے اعلیٰ ترین درجے تک پہنچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور پرامید وسیلہ ہے۔</p> <p>مدینہ کے قیام کے ارادہ سے چلنا مکہ مکرمہ میں قیام کے ارادہ سے چلنے سے افضل ہے۔</p>	<p>۲۰</p> <p>۹۵</p> <p>۱۰۸</p> <p>۱۳ ق</p> <p>۱۱۱</p> <p>۲۶ ق</p> <p>۱۱۲</p> <p>۲۹ ق</p> <p>۶۸</p> <p>۹۴</p> <p>۸۴</p> <p>۹۴</p>	<p>ایک بزرگ علی نے خواب میں اللہ جل شانہ کی زیارت کی حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اے علی تو مجھ سے زیادہ نئی بننا چاہتا ہے میں تمام نئی لوگوں سے زیادہ نئی ہوں۔ (نحوذ باللہ۔)</p> <p>حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حج کیا تو صفنا و مردہ کے درمیان لپیک پڑھتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔ (حج قرآن یا جمع)</p> <p>جو شخص جہاد میں جائے اور اس کی وجہ سے اس کی ایک نماز فوت ہو جائے تو اس کو اسکے کفارہ میں سو جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ (عجیب فتویٰ)</p> <p>مولانا زکریا فرماتے ہیں کہ جس نے جماعت کی نماز ترک کر دی اس نے گویا سات سو گناہ کبیرہ کئے۔</p> <p>مولانا زکریا کا حساب ایک ٹکی کے بدلے مسجد اقصیٰ میں ۶۲ کروڑ ۵۰ لاکھ مسجد نبوی میں تین نسل بارہ کھرب پچاس ارب اور مسجد حرام کا اکتیس سیکھ پچیس پدم ہوا۔</p>

فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر	فضائل حج (جلد دوم)
اطہر پر حاضر ہو کر میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو حجرہ شریف کے اندر سے میں نے ولیک السلام جواب میں سنا۔	۱۱۰ ۲۸ ۱۱۰ ق ۲۵	مجھ ناپاک کو محراب نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ (مولانا زکریا) مولانا زکریا کافوتی: فرض نماز میں تحیۃ المسجد کی نیت کرے تحیۃ المسجد بھی ہو جاتی ہے۔
ابوالوفاء قافلہ سے پھڑک گیا حضور اقدس ﷺ نے قبر مبارک سے نکل کر آن کی آن میں قافلہ کے پیو ٹپنے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچا دیا۔	۱۲۹ ق ۱۱	قبر کی زیارت کے آداب، جب کسی قبر پر حاضری ہو تو میت کے پاؤں کی طرف سے جائے تاکہ میت کو دیکھنے میں سہولت رہے، اس لئے کہ جب میت قبر میں دائیں کر دٹ لیٹی ہے تو اس کی نظر قدموں کی طرف ہوتی ہے اگر کوئی سرہانے کی طرف سے آئے تو اس کو دیکھنے میں مشقت ہوتی ہے۔
نئی قبر میں بیٹھ کر باہر سے زیارت کو آنے والے لوگوں کی باتیں سنتے ہیں۔ کوئی مصافحہ کرنے کی خواہش کرے تو قبر سے ہاتھ باہر نکال کر مصافحہ کرتے ہیں۔	۱۳۰ ق ۱۳	حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے قبر مبارک پہ سلام کرنے کا اصل مقصد ان دونوں حضرات کی خدمت میں سفارش کی درخواست ہے کہ یہ حضور کی بارگاہ میں دعا کی درخواست اور سفارش کر دیں۔
(نعوذ باللہ۔ نئی پر تہمت) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔	۱۳۱ ق ۵۳	شیخ ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور قبر
ایک صوفی نے تیس برس تک ایک قبے میں چلہ لگایا تھا پھر حضور کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور سوال کیا کہ نامراد نہ واپس کچھو۔ غیب سے آواز آئی کہ جاؤ ہم نے تمہارے ساتھ	۱۲۷ ق ۴ ۱۲۷ ق ۵	

فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر	فضائل حج (جلد دوم)
۲۰ ق میں قحط پڑا ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت ہلاک ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ سے بارش مانگ دیجئے۔	۱۲۸ ق ۷	جتنے حاضرین ہیں سب کی مغفرت کر دی۔ خضر علیہ السلام نے ابراہیم خواص کو ہوش میں لایا پانی پلایا گھوڑے پر سوار کیا اور مدینہ پہنچایا اور کہا حضور سے سلام کہنا میں خضر ہوں۔
۱۳۴ سید ابو محمد عبدالسلام تین دن سے بھوکے تھے	۱۲۸ ق ۷	امتی کا اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سننے کا دعویٰ
۲۷ ق قبر اطہر پر جا کر کہا دادے ابا مجھے بھوک لگی ہے مجھے شریک کھانے کو دل چاہتا ہے قبر اطہر سے شریک مل گیا۔	۱۲۸ ق ۹	محمد عبدالرزاق سے حدیث سننے سے انکار خضر کی گواہی اللہ کے کچھ ولی ایسے بھی ہوتے ہیں۔
۱۳۱ ایک ہاشمی عورت کو دینے کے تین خدام ستایا کرتے تھے اس نے نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر جا کر تینوں خدام کی شکایت کی تینوں خدام مر گئے۔	۱۳۰ ق ۱۲	جنت کے ناظم رضوان زمین پر گھوم رہے ہیں، ان کی پہچان، سبز گھوڑے پر سوار ہے گھوڑے کی لگام بھی سبز ہے زین بھی سبز سوار کا لباس بھی سبز ہے۔
۱۳۲ ایک بزرگ ہر سال حضور اقدس کی زیارت کو جاتے ایک سال نہیں گئے تو حضور خود ان کی زیارت کے لئے آ گئے۔	۱۳۱ ق ۱۲	ایک بزرگ نے نبی کریم ﷺ کی قبر پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا نبی نے سلام کا جواب دیا وعلیکم السلام یا ولدی۔
۱۳۲ اسی اشرفیوں کے لئے نبی اکرم ﷺ کی قبر پر عاجزی، اندھیرے میں سے آواز ابو محمد اشرفیاں لے لو۔	۱۳۲ ق ۱۸	حضرت عثمان غنی نے روزے سے ہو کر پانی پیا۔ (سرا تا ذکر با حضرت عثمان غنی پر ہوا السلام)
۱۳۳ ابو بکر، طبرانی، ابوالشیخ، قبر اطہر پر پہنچے	۱۳۲ ق ۱۸	حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک مرتبہ مدینہ

نصائح حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر	نصائح حج (جلد دوم)
ہیں۔ ایک دم حجرے کا کواڑ کھل گیا ایک آواز آئی دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو۔	۲۲ ق	مرض کی یا رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم، ایک طوی آیا اور زنبیل حجر کے کھانا لایا اور فرمایا تم نے نبی اکرم کی قبر اطہرہ شکایت کی کھانے کی انہوں نے مجھ کو کہا کہ ان تینوں کو کھانا دے دیا۔
ایک بزرگ نے فرمایا میں ہر نماز کے وقت اذان اور تکبیر کی آواز نبی اکرم ﷺ کے قبر شریف سے سنا کرتا تھا۔	۱۳۹ ق ۳۷	مسجد نبوی کے مؤذن کو خادم نے تھپڑ مارا مؤذن نے نبی اقدس کی حضور میں شکایت کی اس پر قاضی آیا اور تین دن بعد مر گیا۔
ایک لڑکی خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہی ہے۔ اگر میں اپنے محبوب سے اقرب چاہتی ہوں تو وہ فوراً مجھ سے اقرب کرتا ہے۔ جب وہ ظاہر ہوتا ہے تو میں اس میں فنا ہو جاتی ہوں پھر اسی کیلئے اسی کی بدولت زندہ ہو جاتی ہوں۔ اور وہ میری حاجت دروائی کرتا ہے حتیٰ کہ میں خوب لذت پاتی ہوں اور حُرے میں آ جاتی ہوں۔	۱۴۲ ق ۱۵	ایک شخص نے قبر اطہرہ جا کر شکایت کی اے دادے! باپا بچے مینے سے بھوکا ہوں کھانا حاضر ہو گیا۔
لڑکی نے جنید سے پوچھا تم اللہ کا طواف کرتے ہو یا بیت اللہ کا طواف کرتے ہو؟	۱۳۶ ق ۱۳۸	طاہر طوی کو علم غیب (عجیب و غریب قصہ)۔ غرناطہ میں ایک شخص بیمار ہو گیا، وہاں کے وزیر عبداللہ نے ایک خط نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لکھا، وہ خط قبر شریف پر پڑھا گیا اسی وقت وہ بیمار چھا ہو گیا۔
جنید نے کہا بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہوں۔ لڑکی نے کہا جو مخلوق خود پتھر جیسی ہے وہ پتھروں کا ہی طواف کرتی ہے۔	۱۴۲ ق ۱۴۸	جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا جنازہ نبی اکرم ﷺ کے مزار اقدس کے باہر رکھا گیا اور اجازت مانگی گئی۔ یا رسول اللہ ﷺ ابو بکر یہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے
ایک بزرگ کے حلق مشہور ہے ۷۰ برس	۱۴۳	

نفاک ج (جلد دوم)	صفحہ نمبر	نفاک ج (جلد دوم)
بڑی عزت والا اور بڑی مغفرت والا ہے کی طرف سے اپنے بچے شکر گزار بندے کی طرف ہے تو واپس چلا جا اس طرح کہ تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔	ق ۳	نک آسمان کی طرف منہ نہیں اٹھایا۔ (شرم کے مارے)۔
جعفر صادق کے صاحبزادے کا علم غیب۔	۱۷۳	ایک صوفی کو شہدائے بدر کے مرتبہ سے بڑا
ایک بزرگ نے فریب بڑھیا کو درہم دینا چاہا بڑھیا نے آسمان کی طرف ہاتھ کیا جب پتیلی کھولی تو ہاتھ میں درہم تھے۔ اور کہا تم نے جیب سے دے ہم نے غیب سے لئے۔	ق ۴	مرتبہ جنت میں ملا۔ کسی نے خواب میں
ایک عابد کی حق تعالیٰ شلفہ سے خواب میں ملاقات۔	۱۸۸	دیکھا اور پوچھا ان سے بڑا مرتبہ کیوں ملا؟
جنید بغدادی کا علم غیب بزرگ سے کہا صبر کرتے تو پانی تمہارے پاؤں کے نیچے سے ابلتا۔	۱۹۰	کہنے لگا وہ کافروں کی تلوار سے شہید ہوئے تھے اور میں عشق مولا کی تلوار سے۔ (صحابہ کی توہین)
جنگل میں منگل	۱۷۸	بارہ سال کے ولی کا عجیب و غریب قصہ۔
مردے کی تلقین زندہ کو	۱۸۰	ابراہیم خواص کی دجوں سے ملاقات اور
مرنے وقت کلمہ نہیں بلکہ اللہ سے عشق کا شعر پڑھا اور مر گیا۔	ق ۱۱	سوالات و جوابات۔
وامخانی ایکسپریس	۱۸۲	چھ لاکھ آدمیوں نے حج کیا ان میں سے
	ق ۱۳	صرف چھ آدمیوں کا حج قبول اور مقبولین میں سے ہر ایک کے طفیل ایک لاکھ حج قبول فرمایا۔ (صدقے طفیل کی برکت)
	۱۸۳	ایک نوجوان کعبہ شریف میں داماد رکوع
	ق ۱۵	سجدہ کر رہا ہے۔ پوچھنے پر کہا وطن واپسی کی اجازت مانگ رہا ہوں۔ اتنے میں اللہ کا خط آسمان سے آ گیا۔ لکھا تھا یہ اللہ جل شانہ جو

فصل چ (جلد دوم)	صفحہ نمبر	فصل چ (جلد دوم)
میں، طہر کی نماز مدینہ طیبہ میں، عصر کی بیت المقدس میں، مغرب طور سینا پر اور عشاء کی سب سکندری پر۔	۱۹۶ ۳۶۳	۳۰ برس سے جو نہ کھایا جنت سے وہ کھانا آیا۔
روزے دار کو اظہاری کے لئے آسمان سے روٹیاں اور بھنا ہوا پرندہ آیا۔	۱۹۷ ۳۶۳	باپ بیٹے کی انوکھی جدائی۔
ذوالنون کی جنگل میں ایک کسن خوبصورت لڑکی سے ملاقات اور وہ گنگنا رہی تھی۔	۲۱۸ ۳۶۳	بڑھیا کو علم غیب
ایک بزرگ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا دونوں آنکھیں نکل کر باہر گر پڑی۔	۲۱۹ ۳۶۳	حاجی کو توشہ بجانے کی ممانعت
حضرت جنید کا ایک درہم کا جادو	۲۱۹ ۳۶۳	جناحوں کی جماعت کے ساتھ ہر سال حج (کوفہ والے کا کمال)
ایک لڑکی کی کہانی مولانا زکریا کی زبانی	۲۱۹ ۳۶۳	حوروں کو پانے کا طریقہ نفس سے مجاہدہ
بایزید کا علم غیب	۲۱۹ ۳۶۳	رات کو تہجد دن کو روزہ یہ حوروں کا مہر بھردہ
سید طاہرہ شیخ المصباح کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی سوال	۲۱۹ ۳۶۳	تجھے دکھائی دی گئی حیرت کی طرف متوجہ ہوگی ان کے سینوں پر اناروں کی طرح پستان ابھر رہے ہوں گے۔
ہماری محبت اندر سے اور تمہاری محبت باہر سے ہے، فرشتوں نے کہا بزرگ سے۔	۲۱۹ ۳۶۳	حور نے خواب میں آکر لپٹایا بزرگ نے عبادت کیلئے کمر کس لی۔
مجدہ میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھ جانے سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔	۲۱۹ ۳۶۳	مولانا زکریا نے لکھا آل رسول نے صدقہ لیا، اور صدقہ دینے والے کو اللہ کے رسول نے بشارت دی۔ (آل رسول پر تہمت)
مدینہ طیبہ کے تقریباً ایک ہزار نام ہیں۔	۲۱۸ ۳۶۳	غصہ کا نماز کا نام نہیں۔
		صبح کی نماز مکہ میں، طلوع آفتاب تک حلیم

	صفحہ نمبر	فضائل حج (جلد دوم)
حافظ محمد یوسف صاحب تصرف، زود اثر تعویذوں کے ماہر کا قصہ۔	۲۱۳ ۵۵۳	سوال: دُعا کے وقت چہرہ مزار اقدس کی طرف کروں یا قبلہ کی طرف؟
حضرت خضر نے بزرگ کو دعا سکھائی، مصیبت میں بزرگ کے کام آئی۔	۲۱۷ ۳۵۳	جواب: تیرا بھی وسیلہ اور تیرے باپ حضرت آدم کا بھی وسیلہ ہے۔
ایک بزرگ نے عبد الرحمن سے پوچھا: توکل کی حقیقت کیا ہے؟ کہا: بڑے	۲۲۵	مزار اقدس کی طرف منہ کر کے حضور سے شفاعت چاہو۔
اڑدے کے منہ میں تو ہاتھ دیدے، وہ اس کو کھالے، تب بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا	۱۳۰ ۳۵۳	نبی نے سلطان نور الدین سے خواب میں مزار اقدس کی حفاظت کی گزارش کی۔
خوف نہ ہو۔ بزرگ بایزید کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے متعلق دریافت کرنے۔	۱۳۱ ۳۵۳	شیخین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مزار کا سودا حلب والوں کے ساتھ۔
کواڑ بند تھے، اندر ہی سے جواب دیا: تجھے عبد الرحمن کے جواب سے کفایت نہیں	۱۹۸ ۳۵۳	خواب میں یوسف علیہ السلام سے بات چیت ابو بکر دقاق نے یوسف علیہ السلام سے
ہوئی جو میرے پاس پوچھنے کی واسطے آیا؟ (توکل کی انوکھی تعریف، اور بایزید کا علم غیب)		خواب میں کہا: آپ زلیخا سے خوب بچے، یوسف علیہ السلام نے کہا: آپ
جلد دوم کے اختتام پر مولانا زکریا کی بدعی دعاء:	۲۳۱	عسقلان کی لڑکی سے کیا خوب بچے۔
حق تعالیٰ شانہ دین کے مرثیوں کے طفیل سے ان کے فیوض و برکات کا کچھ حصہ اس ناپاک سیہ کار کو بھی عطا فرمادے۔	۲۰۳ ۳۵۳	عشق الہی کے مسئلہ میں بحث۔ جنید نے کہا: عاشق بندہ وہ ہے، جبار سبحانہ و تعالیٰ اپنی غیبت کے پردوں سے نکل کر اس پر ظاہر ہو گیا ہو۔

تبلیغی بھائیوں سے درمندانہ اپیل

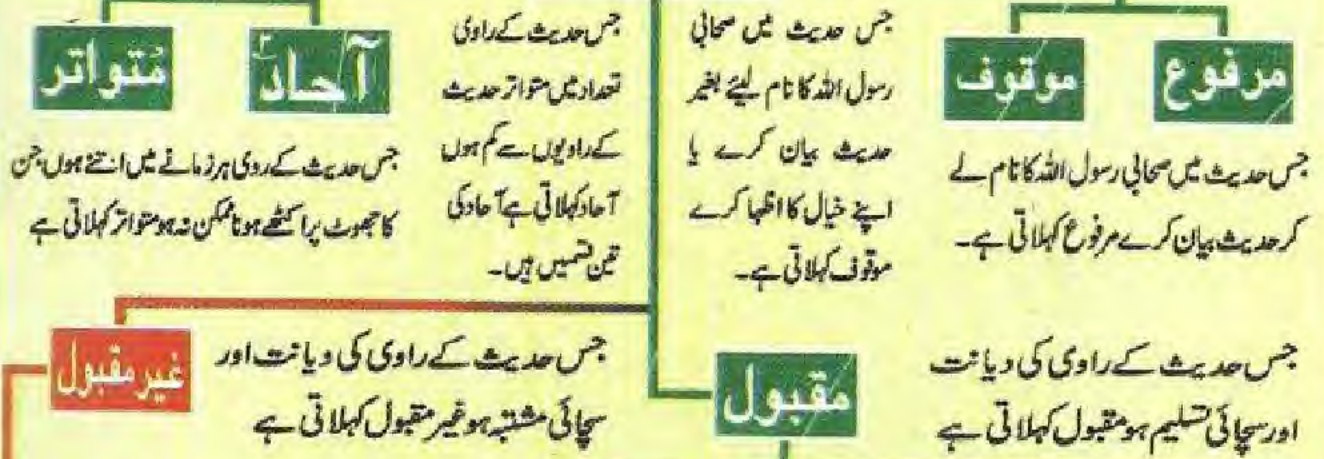
تبلیغی جماعت کے نصاب فضائل اعمال میں بے شمار جھوٹے قصے کہانیاں، من گھڑت داستانیں، جن سے صاف طور پر شرک کا پہلو نکلتا ہے درج ہیں، اور شرک کی موجودگی میں نیک اعمال بے فائدہ ہیں اللہ تعالیٰ کو شرک سے اس قدر نفرت ہے کہ سورہ انعام میں اٹھارہ برگزیدہ انبیاء کے فضائل کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اگر ان میں سے کوئی شرک کرتا تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے۔ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورۃ الانعام آیت نمبر ۸۸) اور اگر وہ انبیاء شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے سب ضائع ہو جاتے۔

قرآن کی واضح دلیل کے بعد ہم تبلیغی بھائیوں سے مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ تبلیغی نصاب کا بغور جائزہ لیں اور فضائل اعمال میں مبالغہ آمیز اور جھوٹے قصے شریک جو بکثرت ہیں اس کی تعلیم کو ترک کریں اور تقلیدی جمود کو ختم کر کے اتباع کا جذبہ پیدا کریں قرآن کریم ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک ہے۔ (البقرہ: ف ۲) اس کے ترجمے اور تعلیم کا اہتمام کریں، قرآن کریم کی واحد تعبیر سنت رسول ﷺ ہے، اس کو لازم پکڑیں، قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں سچے فضائل موجود ہیں، ان کی تبلیغ کریں، اور فضائل اعمال کے جھوٹے فضائل کو ترک کریں، گمراہی بدعات سے پھیلتی ہے بدعت کو چھوڑیں اور اس سے بچیں۔ اگر آپ خالص توحید و سنت یعنی قرآن و حدیث کی دعوت لے کر اٹھیں تو اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہوگا۔ انشاء اللہ

اصطلاحات کتب

- ۱- کتب ستہ : حدیث کی چھ مشہور کتابوں ”صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابو داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، اور سنن ابن ماجہ“ کے نام ہیں۔
- ۲- جامع : جس کتاب میں اسلام کے متعلق تمام مباحث عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں جامع کہلاتی ہے۔ مثلاً جامع صحیح بخاری، جامع صحیح مسلم
- ۳- سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں سنن کہلاتی ہے۔ مثلاً سنن ابو داؤد، سنن نسائی
- ۴- مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یکجا کر دی گئی ہوں مسند کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد
- ۵- مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری مسند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہے۔ مثلاً مستخرج الاسامیل علی البخاری
- ۶- مستدرک : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں مستدرک کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم
- ۷- مصنف : جس کتاب میں فقہی ابواب کی ترتیب پر صحابہ کرام کے اقوال اور تابعین وغیرہم کے فتاوے ذکر کئے جائیں، مصنف کہلاتی ہے۔ مثلاً مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ۔

حدیث



حسن جس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راویوں کی نسبت حافظے میں کم ہوں باقی شرائط وہی ہوں حسن کہلاتی ہے

صحیح جس حدیث کے راوی ثقہ پرہیزگار اور قابل اعتبار حافظے کے مالک ہوں اور سند متصل ہو صحیح کہلاتی ہے

درجہ ۱	درجہ ۲	درجہ ۳	درجہ ۴	درجہ ۵	درجہ ۶	درجہ ۷
جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو۔ (متفق علیہ)	جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو	جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو	جسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہو	جسے صرف بخاری کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو	جسے صرف مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو	جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو

ضعیف

معلق	منقطع	مرسل	معضل	موضوع	متروک	شاذ	منکر
جس حدیث کا ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں	جس حدیث کا ایک یا ایک سے زیادہ راوی مختلف مقامات سے ساقط ہوں	جس حدیث کا راوی آخری سند سے ساقط ہو یعنی تابعی کے بعد صحابی کا نام نہ ہو	جس حدیث کے راوی دو یا دو سے زائد اکٹھے راوی سند کے درمیان سے منقطع ہوں	جس حدیث کے راوی کا حدیث کے معاملے میں جھوٹ یوں ثابت ہو	جس حدیث کے راوی پر صرف جھوٹ کی تہمت لیکن حدیث کے معاملے میں جھوٹ ثابت نہ ہو	ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی اور ضابطہ کی مخالفت کرے	جس حدیث کا راوی وہی یا فاسق یا بدعتی ہو

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان **قوی حدیث** رسول اللہ ﷺ کا عمل **فعلی حدیث** رسول اللہ ﷺ کی اجازت **تقریری حدیث** کہلاتی ہے۔

۲۔ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں **مشہور** جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں **عزیز** اور جس حدیث کا راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو **غریب** کہلاتی ہے۔